ہفتہ وار رسالہ: 370
WEEKLY BOOKLET: 370

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

امیرِ اہلِ سنّت سے

محبتِ رسول

کے بارے میں 14 سوال جواب

صفحات 14

جس کا دل ہجر میں غمگین نہ ہو وہ کیا کرے؟	04	کیک پر نعلین پاک یا مقدس نام لکھ کر چھری سے کاٹنا کیسا؟	06
عشقِ رسول کے ساتھ جینے کا کیا مطلب ہے؟	07	گستاخیِ رسول پر مشتمل ویڈیو دیکھنا اور آگے بھیجنا کیسا؟	12

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

امیرِ اہلِ سنّت سے محبّتِ رسول کے بارے میں 14 سُوال جواب

دُعائے خلیفۂ عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے محبّتِ رسول کے بارے میں 14 سوال جواب“ پڑھ یا سُن لے اُسے محبّتِ رسول میں تڑپنے والا دل اور عشقِ نبی میں آنسو بہانے والی آنکھیں عطا فرما اور اس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفرت فرما۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو مومن جمعہ کی رات دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد 25 مرتبہ ”قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ“ پڑھے، پھر یہ دُرُودِ پاک ”صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ“ ہزار مرتبہ پڑھے تو آنے والے جمعہ سے پہلے خواب میں میری زِیارت کرے گا اور جس نے میری زِیارت کی اللہ پاک اس کے گُناہ مُعاف فرمادے گا۔(القول البدیع، ص383)

مُندرجہ بالا دُرُود شریف کے فضائل میں شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلَوی رحمۃ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار بار یہ دُرُود شریف پڑھے گا تو وہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا یا جنّت میں اپنی مَنزِل دیکھ لے گا، اگر پہلی بار میں مقصد پورا نہ ہو تو دوسرے جمعہ بھی اِس کو پڑھ لے، اِن شاءَ اللہ پانچ جمعوں تک اس کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت ہو جائے گی۔(تاریخ مدینہ، ص343)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

www.dawateislami.net

سوال: پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کتنی محبّت کرنی چاہیے؟

جواب: پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اپنے ماں باپ، آل اَولاد اور ہر پیاری چیز سے بڑھ کر محبت کرنا ضَروری ہے۔[1] ہر جمعہ کو آپ خطباتِ رَضویہ میں سنتے ہوں گے: اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ یعنی خبر دار! اس کا اِیمان نہیں جس کو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت نہیں۔ (خطباتِ رضویہ، ص6۔ دلائل الخیرات، ص47)

محبت غیر کی دِل سے نکالو یارَسُولَ اللہ مجھے اپناہی دِیوانہ بنالو یارسولَ اللہ

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 4/419)

سوال: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے عشقِ رَسُول کے بارے میں کچھ بیان فرمادیجیے۔[2]

جواب: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا عشقِ رَسُول بھی بے مثال تھا۔ اگر کسی کو تھوڑی بہت سمجھ

---

1 ...رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے باپ، اَولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، 1/17، حدیث: 15) اِس حدیثِ پاک کے تحت شیخ عبد الحق مُحدِّث دِہلَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مومنِ کامل کے اِیمان کی نشانی یہ ہے کہ مومن کے نزدیک رَسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام چیزوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب و مُعظّم ہوں، اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے زیادہ محبوب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو اُونچا مانے اِس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے لائے ہوئے دِین کو تسلیم کرے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّتوں کی پیروی کرے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و ادب بجالائے اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ، اپنے عزیز واَقارِب اور اپنے مال و اسباب پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی رضا و خوشی کو مُقدَّم رکھے، جس کے معنٰی یہ ہیں کہ اپنی ہر پیاری چیز یہاں تک کہ اپنی جان کے چلے جانے پر بھی راضی رہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حق کو دَبتا ہوا گوارا نہ کرے۔ (اشعۃ اللمعات، 1/50 ملخصاً)

2 ...یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت نے قائم کیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا ہی عطا کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

پڑتی ہو تو وہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے نعتیہ کلام حدائقِ بخشش کو تھوڑا تھوڑا رَٹنا شروع کردے اِن شاءَ اللہ بہت بڑا عاشقِ رَسُول بن جائے گا۔ جس شے کو سرکار صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے نسبت حاصِل ہے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اُس شے کا ادب فرماتے یہاں تک کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ مدینۂ منورہ کے کُتّے کا بھی ادب فرمایا کرتے اور اِس حوالے سے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے حدائقِ بخشش میں اَشعار بھی لکھے ہیں چنانچہ ایک مقام پر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چُومے　　　تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

(حدائقِ بخشش، ص371)

اِس شعر میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے آپ کو مخاطب کرکے اِرشاد فرمارہے ہیں کہ "اے رضا! کبھی تو نے مدینے کے کُتّے کے پاؤں بھی چومے ہیں؟ تجھے اتنی سمجھ نہیں کہ مدینے کے کتے کے پاؤں چُومے جاتے ہیں۔" بعض عقلمندوں کی سمجھ میں ایسے اَشعار نہیں آتے جس کے باعث وہ تنقید کرنے لگتے ہیں۔ یہ نصیب کی بات ہے کہ کوئی تنقید کرتا ہے اور کوئی اللہ پاک کے ولیوں کے پیچھے چل کر اپنے لیے جنّت کا سامان کرتا ہے۔ جب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ مدینے کے کُتوں کا اتنا اَدب کرتے ہیں تو مدینے کے ساتھ نسبت رکھنے والے دِیگر جانوروں کا کتنا اَدب کرتے ہوں گے، پھر جو مدینے والے سے نسبت رکھتے ہیں جیسے صَحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم، اہلِ بیتِ اَطہار اور ساداتِ کِرام ان کا کتنا ادب واِحترام کرتے ہوں گے۔ عام لوگ ساداتِ کِرام کا کتنا اَدب کرتے ہیں یہ مجھے پتا ہے اور آپ کو بھی اِس کا تجربہ ہو گا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی والے ساداتِ کِرام کا بڑا ادب کرتے ہیں اور یہ سارا ادب میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے فیضان سے تقسیم ہوا ہے۔

مصطفٰے کا وہ لاڈلا پیارا　　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا　　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

www.dawateislami.net

سُنّیوں کے دِلوں میں جس نے تھی شمعِ عشقِ رسُول روشن کی
وہ حبیبِ خُدا کا دِیوانہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
(وسائلِ بخشش، ص575)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت، 1/303)

سوال: جس کو مدینے جانے کی تڑپ نہ ہو اور نہ ہی اُس کا دِل ہجرِ نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں غمگین ہوتا ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب: جس کو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق میں رونا نہ آتا ہو، غم کی کیفیت پیدا نہ ہوتی ہو تو وہ بکوشش رونے جیسی شکل بنائے کہ اچّھوں کی نقل بھی اچھی ہے مگر یہ رونا رِیاکاری کے لیے نہ ہو۔ جو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے غم میں، غمِ اُمَّت میں آنسو بہاتے رہے، ہمیں یاد فرماتے رہے، جب دُنیا میں تشریف لائے پیدا ہوتے ہی رَبِّ هَبۡ لِیۡ اُمَّتِیۡ[1] (یعنی اے اللہ! میری اُمَّت مجھے بخش دے، مجھے دے دے، مجھے ہِبہ کر دے۔) جن کے لبوں پر تھا۔ اس آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مِعراج میں بھی اُمَّت کو یاد کیا۔ (سرور القلوب بذکر المحبوب، ص95) جب قبرِ اَنور میں تشریف لے گئے تب بھی ہونٹ مُبارَک ہِل رہے تھے، کان قریب کر کے سُنا گیا تو اُمَّتِی اُمَّتِی (یعنی میری اُمَّت میری اُمَّت) فرما رہے تھے۔[2] آج بھی اُمَّتِی اُمَّتِی فرما رہے ہیں۔ (کنز العمال، جز:14، 7/178، حدیث:39108) بعض اوقات بندے کے کان بجتے ہیں تو اس وقت دُرُود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اُمَّتِی اُمَّتِی فرمانے کی آواز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/712) بسا اوقات یہ آواز جس کو ربّ چاہتا ہے اُس کو سُنائی دیتی ہے، اس کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے کان بجتے ہیں لہٰذا اس وقت دُرُود شریف پڑھا جائے۔ جو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، 30/712

2 ... مدارج النبوت، 2/442

www.dawateislami.net

اتنا یاد فرمائیں، میزانِ عمل پر اپنے گناہ گار اُمّتیوں کی نیکیوں کے پلڑے کو بھاری بنائیں اور جب پُل صِراط سے غُلام گزریں تو اس وقت سجدے میں جاکر رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ "یعنی اے پَروَرْدَگار میری اُمَّت کو سَلامتی سے گزار" کی دُعائیں دیں۔(ترمذی،4/195،حدیث:2441بتغیر قلیل) اور شَفاعت فرمائیں، اب ایسے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت دِل میں کیوں نہ پیدا ہو گی۔ اِس طرح اِن باتوں کو اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رونے کو یاد کریں اِن شاءَ اللہ دِل میں عشق کی کیفیات پیدا ہوں گی اور رونے کی بھی کیفیت بن سکے گی جیسا کہ مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا دِل پر چوٹ کرنے والا یہ شعر ہے:

ہائے پھر خندۂ بیجا مِرے لَب پر آیا ہائے پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا

(ذوقِ نعت، ص25)

خندۂ بے جا معنیٰ فضول ہنسی، لب معنیٰ ہونٹ یعنی مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے آپ کو مخاطَب کرکے فرمارہے ہیں: "افسوس! میری فضول ہنسی نکل گئی، یارَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ ہم اُمّتیوں کے لیے راتوں کو جو روتے رہے میں وہ بھول گیا، غفلت کا شِکار ہوگیا کہ میں فضول ہنس رہا ہوں۔" یہ بھی یاد کرنے کا ایک انداز ہے۔ اِس کے عِلاوہ عاشقانِ رَسُول کی صحبت میں بیٹھیں، 72 نیک اعمال پر عمل کریں اور عاشقانِ رَسُول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سفر فرمائیں اِن شاءَ اللہ عشقِ رَسُول میں رونے والی خوبی نصیب ہو ہی جائے گی۔ اللہ پاک ہم سب کو پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں رونے والی آنکھیں عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

یادِ نبیِ پاک میں روئے جو عمر بھر مولیٰ مجھے تلاش اُسی چشمِ تَر کی ہے

(ذوقِ نعت، ص144)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/385)

سوال: میں ایک بیکری میں کام کرتا تھا، وہاں پر 12 ربیعُ الاوّل کے مہینے میں نعلین مبارک

www.dawateislami.net

کے کیک بنائے جاتے تھے، بعض کیکوں کے اوپر "اللہ" یا "محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم" نام لکھا جاتا تھا، لوگ ان کیکوں کو گھر لے جاکر چُھری سے کاٹ دیتے تھے۔ میرا سُوال یہ ہے کہ ایسا کرنا ٹھیک ہے یا غلط؟ نیز نام لکھنے والوں کو بھی گناہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کیک پر لکھنے کے تعلق سے کئی بار عاشقانِ رسول کو سمجھایا ہے۔ بہت سے لوگ اب ایسا نہیں کرتے اور جو اب بھی ایسا کرتے ہیں تو انہیں سمجھنا چاہیے کہ جس پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک نام چومتے ہیں، فریم کروا کر لگاتے ہیں، ان کے نام پر جان قربان کرتے ہیں اور پھر اسی مُقَدَّس نام کو کیک پر لکھوا کر ہاتھ میں چھری پکڑ لیتے ہیں۔ آپ کے عشق کو کیا ہو گیا ہے؟ سوچیں تو سہی آپ کیا کرنے لگے ہیں؟ مجھے تو یہ بولتے ہوئے بھی مزہ نہیں آرہا کہ میں الفاظ میں اسے بیان کروں۔ پھر یہ کہ نعلِ پاک جو ہم سر پر لگاتے ہیں اور تمنا کرتے ہیں:

جو سَر پہ رکھنے کو مِل جائے نعلِ پاکِ حضور　　　تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

(ذوقِ نعت، ص188)

نقشِ نعلِ پاک کی عظمت پہ قربان! عاشقانِ رسول خوب سمجھ سکتے ہیں کہ نعلِ پاک کی کتنی شان و عظمت ہے لیکن پھر نہ جانے بعض کو کیا ہو جاتا ہے کہ اسے کیک پر بنا کر ہاتھ میں چُھری پکڑ لیتے ہیں۔ ایسا کرنا بے اَدبی ہے لہٰذا اس بے اَدبی سے بچنا چاہیے کہ با ادب بانصیب۔[1] (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 2/399)

سوال: مَدَنی چینل پر آپ کے مَکّۃُ المُکَرَّمہ اور مدینۃُ المُنَوَّرہ کی حاضری کے مَناظِر تو ہم نے

1... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (کھانے کی کسی چیز پر) غیر جاندار کی تصویر بنانی اگرچہ جائز ہے مگر دِینی مُعَظَّم چیز مثل مسجد جامع وغیرہ کی تصویروں میں انہیں توڑنا اور کھانا خلافِ ادب ہوگا اور وہی بُری نسبت بھی لازم آئے گی کہ فلاں شخص نے مسجد توڑی مسجد کو کھالیا کہ اہلِ عُرف تصویر کو اصل ہی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/560 بتقدم و تاخر)

www.dawateislami.net

دیکھے ہیں مگر مُواجَہہ شریف پر آپ کی حاضری کے مَناظِر نہیں دیکھے اِس حوالے سے کچھ اِرشاد فرمادیجئے۔

جواب: کافی سال ہوئے میں نے مُواجَہہ شریف پر حاضری نہیں دی کیونکہ میں نے اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھا کہ میں رُوبَرُو حاضر ہو جاؤں تو یوں ہر ایک کا اپنا اپنا ذوق ہوتا ہے۔

مُواجَہہ شریف پر حاضری نہ دینے والے بزرگ

مشہور سُنّی عالمِ دِین اور عاشقِ رَسُول حضرتِ علّامہ یوسف نَبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ جو کہ سَیِّدِی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے دور کے بزرگ ہیں، ان کے بارے میں حضرتِ علّامہ محمد شریف کوٹلوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی شریف کے دروازے بابُ السَّلام پر ایک نورانی چہرے والے بزرگ کو دیکھتا تھا، ایک بار میں نے ان بزرگ سے ملاقات کی اور اپنا تعارف کرواکر پوچھا: آپ صرف یہاں نظر آتے ہیں میں نے آپ کو مواجہہ شریف پر جاتے کبھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: یہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا کرم ہے کہ مجھے اپنے دروازے تک آنے کی اِجازت دی ہے اور میں دروازے میں پہنچ گیا ہوں، میں مواجہہ شریف پر اس لیے نہیں آتا کہ کتے کا کام گھر کے دروازے پر پہرا دینا ہوتا ہے وہ گھر کے اندر نہیں جاتا، یوں انہوں نے عشق بھرا جواب دیا تھا۔ (جواہر البحار، پیش لفظ، ص10۔ ملفوظات امیر اہل سنّت، 3/233)

سوال: یہ خواہش کرنا کیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی طرح میری عُمر 63 سال ہو؟

جواب: برابری کی خواہش نہ کرے، تھوڑی کم کی کرے۔ میں نے بھی یہ خواہش کی تھی اور بارہا اِس کا اِظہار بھی کیا تھا لیکن میں اب وہ عُمر گُزار چکا ہوں، ”جو مالِک کی مرضی“، خواہش کرنے میں کیا جاتا ہے! یہ عشق و محبّت کی بات ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنّت، 4/181)

سوال: عشقِ رسول کے ساتھ جینے کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

جواب: اِنسان کو ماں باپ سے محبّت ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ اِسی طرح اولاد سے بھی

www.dawateislami.net

محبّت ہوتی ہے جب ہی اُسے کما کر کھلاتے ہیں، عِید کے دن اچھے اچھے اور قیمتی کپڑے پہناتے ہیں، اُس کی دَوا دارُو (یعنی عِلاج مُعالَجہ) کا اِنتِظام کرتے ہیں، گویا اپنا سب کچھ اولاد کے لئے قُربان کرتے ہیں تو اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بال بچّوں، ماں باپ، اپنے مال اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبّت ہونی چاہیے۔(بخاری، 1/17، حدیث:15) جب ہم اپنی آل اولاد کے لئے اِتنا کچھ کرتے ہیں تو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خُوش کرنے کے لئے کیا کیا کرنا چاہیے۔ محبّت جب بڑھتی اور بہت زیادہ ہوجاتی ہے تو اُسے عشق کہا جاتا ہے۔(احیاء العلوم، 5/29۔احیاء العلوم (مترجم)، 5/68) ہمیں عشقِ رسول میں زندگی گزارنی چاہیے اور عشقِ رسول کا اعلیٰ درجہ یہی ہے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا انداز اور آپ کے طور طریقے اپنائے جائیں، آپ کے نقشِ قدم اور آپ کی سُنّتوں پر چلا جائے، آپ کے اَحکامات پر عمل کیا جائے۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے نماز کا حکم دیا تو نماز پڑھیں، روزوں کا اِرشاد فرمایا تو روزے رکھیں، گُناہوں سے بچنے کا فرمایا تو گُناہوں سے بچتے رہیں، اچھے اَخلاق اور اَعلیٰ کِردار کے ساتھ زندَگی گزاریں۔ یہ سب چیزیں کرنے والا عَمَلاً بھی عاشقِ رسول ہے۔ ورنہ جو گُناہ گار ہے وہ بھی عاشقِ رسول ہوسکتا ہے۔(ملفوظات امیر اہل سنّت، 4/182)

سوال: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مُبارَک اُونٹنی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہا لکھ سکتے ہیں؟

جواب: مَاشَآءَ اللہ! بڑا دِلچسپ سُوال ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مُبارَک اُونٹنی کا نام ”قَصْوا“ تھا۔(تفسیر روح البیان، پ14، النحل، تحت الآیۃ:7، 5/8) یہ بڑی عاشقِ رسول اُونٹنی تھی۔ جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ظاہِری وفات ہوئی تو اِس اُونٹنی نے چارا کھانا چھوڑ دیا تھا، نہ کھاتی تھی نہ پانی پیتی تھی، اِسی طرح بھوکی پیاسی رہ کر اِس نے غمِ مصطفٰے میں جان دے دی۔(تفسیر روح البیان، پ14، النحل، تحت الآیۃ:7، 5/8، 9 ماخوذاً) جانور مُکلَّف اور شریعت کے پابند نہیں

ہوتے ، (فتاویٰ رضویہ، 16/ 382) نہ اُنہیں گناہ ملتا ہے اور نہ ہی ثواب ملتا ہے۔ ”رَضِیَ اللّٰہُ عنہ“ دُعا ہے، اِس کا معنیٰ ہے: ”اللہ اُن سے راضی ہو۔“ زِیادہ تر یہ جُملہ صحابۂ کِرام رضی اللّٰہ عنہم کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ ولی کے نام کے ساتھ بولنے میں بھی کوئی حَرَج نہیں ہے، اِس صُورت میں اِس جُملے کا معنیٰ ہوگا: ”اللہ اُن سے راضی ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ، 23/ 390) صحابۂ کِرام رضی اللّٰہ عنہم اگرچہ جنّتی ہیں، لیکن پھر بھی اُن کے لئے دُعائے مغفرت کرنے میں حَرَج نہیں ہے، (خزائن العرفان، پ28، الحشر، تحت الآیۃ:10، ص1011) بلکہ قرآنِ کریم میں اِس کا ذِکر ہے۔ (صراط الجنان، پ28، الحشر، تحت الآیۃ:10، 10/ 77) جانوروں کے ساتھ ”رَضِیَ اللّٰہُ عنہ“ نہیں بولا جاتا۔ اگر کوئی بولے گا تو لوگ اُس کا مذاق اُڑائیں گے، ہنسیں گے، Confuse (یعنی اُلجھن کا شکار) ہوں گے اور تَعجُّب کریں گے۔ ایسا کوئی کام شریعت کو پسند نہیں جو لوگوں میں خوامخواہ بحث کا موضوع بنے۔ اُن باتوں سے بچنا چاہیے جو کانوں کو بُری لگیں، اِس طرح مسائل کھڑے ہوتے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 4/ 207)

سوال: دل میں عشقِ رسول کیسے بڑھایا جاسکتا ہے؟

جواب: سرکار صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنا عشقِ رسول بڑھانے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ مزید یہ کہ آپ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جو ہم پر اِحسانات کئے ان کو یاد کرتے رہنے سے بھی مَحبّت میں اِضافہ ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُمّت کی بخشش کے لئے رویا کرتے تھے، (مسلم، ص109، حدیث:499) حالانکہ کون دوسروں کے لئے روتا ہے! ہمارے آقا صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے لئے نہیں روتے تھے، بلکہ ہمارے لئے روتے تھے۔ اِن شاءَ اللہ قَبر میں بھی اُن کا ساتھ ملے گا، اُن کا کرم شامِلِ حال رہا تو نَزع میں جلوہ بھی دِکھائیں گے، یہاں تک کہ قیامت کے دن پُل صِراط سے اُمّت گزر رہی ہو گی اور یہ بارگاہِ خُداوندی میں رَبِّ سَلِّمْ! رَبِّ سَلِّمْ! عرض کر رہے ہوں گے کہ یااللہ! میری

www.dawateislami.net

اُمّت کو سلامتی سے گُزار دے۔(مسلم،ص106،حدیث:482)جہاں اَعمال تولے جارہے ہوں گے وہاں بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے غلاموں کی نیکیوں کا پلّا بھاری بنا رہے ہوں گے۔(ترمذی،4/195،حدیث:2441)وہاں بھی دُعائیں ہورہی ہوں گی،اس طرح شفاعت فرمائیں گے۔یوں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِحسانات اتنے ہیں کہ ہم گِن ہی نہیں سکتے،ان اِحسانات کو یاد کرتے رہنے سے بھی محبت بڑھتی چلی جائے گی۔ بَرادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حَسَن رضا خان صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک شِعر ہے:

شُکْر ایک کَرَم کا بھی اَدا ہو نہیں سکتا　　　دِل تم پہ فِدا جان حَسَن تم پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت،ص144)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت،5/225)

سوال: اس شِعْر کی وضاحت فرمادیں:

جسے مل گیا غَمِ مصطفےٰ، اُسے زندگی کا مَزہ ملا　　　کبھی سَیلِ اَشْک رَواں ہوا کبھی آہ دل میں دَبی رہی

جواب: اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جسے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا عشق مل گیا اسے غمِ مصطفٰے مل گیا گویا اُسے زندگی کا مزہ مل گیا کیونکہ عشقِ رسول کی زندگی ہی اصل زندگی ہے،کبھی محبتِ مصطفٰے میں آنکھوں سے آنسو روانہ ہوگئے اور کبھی آنسو نہیں نکلے لیکن وہ محبت دل میں ہی دبی رہی۔مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اے آہ! میرے دل کی لگی اور نہ بُجھتی　　　کیوں تونے دُھواں سینۂ سوزاں سے نکالا

(ذوقِ نعت،ص60)

یعنی آہ باہر نکلی تو ٹھنڈک ہوگئی،تو اے آہ!تو باہر کیوں نکلی؟اگر باہر نہ نکلتی تو اور بھڑکتی،پھر کہتے ہیں کہ عشق میں جلتے ہوئے سینے سے تونے دُھواں کیوں نکال دیا اگر دل جلتا رہتا تو اس کا اپنا لُطف تھا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت،8/25)

سوال: انسان کس طرح سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مُحِب بن سکتا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: جس سے محبّت بڑھانی ہو اُس کی خُوبیاں معلوم کریں۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عطائے اِلٰہی سے تمام خُوبیوں کے جامع ہیں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جِتنی خُوبیاں معلوم ہوں گی اُتنا عشقِ رسول بڑھتا چلا جائے گا، لہٰذا سیرت کا مُطالعہ کریں اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دِین کی خاطِر دی جانے والی قربانیوں نیز اُمّت پر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے شفقت کے انداز کی معلومات حاصل کریں اِن شاءَ اللہ عشقِ رسول بڑھے گا۔ مزید یہ کہ دُرُود شریف کی کثرت کریں۔ سرکارِ اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک نُسخہ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ”خُوش اِلحان قاری سے قرآنِ کریم کی تلاوت سُننے سے اللہ پاک کی محبّت بڑھتی ہے اور خُوش اِلحان نعت خواں سے نعت شریف سُننے سے عشقِ رسول میں اِضافہ ہوتا ہے۔“ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص173) نعتیں بھی وہ سُنیں جو شریعت کے مُطابِق ہوں جیسے اَعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ ایسے عاشِقِ رسول ہیں کہ آپ کے قلم سے نِکلا ہوا ہر مِصرع بلکہ ہر لفظ عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے، ایسوں کا کلام سُننے سے دِل میں عشق بڑھے گا یہاں تک کہ سمجھ میں نہیں بھی آئے گا تب بھی دِل مُطمئِن رہے گا کہ اِن کا کلام شریعت کے مُطابِق ہے، پَلّے پڑے یا نہ پڑے، جُھومے جاؤں۔ یہ میں اُن کا انداز بتا رہا ہوں جو سرکارِ اَعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے واقف ہیں۔ عام طور پر دُوسروں کے کلام میں یہ بات نہیں ہوتی۔ بَرادرِ اَعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخن مولانا حَسَن رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مُفتیِ اَعظم ہِند مولانا مصطفےٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ (1) اور دیگر عُلَمائے اَہلِ سُنّت کے لکھے ہوئے کلام پڑھنے سُننے سے بھی اِن شاءَ اللہ عشقِ رسول میں

(1)... برادرِ اَعلیٰ حضرت مولانا حَسَن رَضا خان صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کے نعتیہ کلاموں کا مجموعہ ”ذوقِ نعت“ جبکہ شہزادۂ اَعلیٰ حضرت، حضور مفتیِ اَعظم ہند مولانا مصطفےٰ رَضا خان صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کے نعتیہ کلاموں کا مجموعہ ”سامانِ بخشش“ ہے۔ مکتبۃُ المدینہ نے ان دونوں کتابوں کو خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔ ہدیۃً حاصل کیجئے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

اِضافہ ہو گا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت،10/102)

سوال: گستاخیِ رسول پر مُشْتَمِل ویڈیو دیکھنا اور آگے بھیجنا کیسا؟

جواب: گستاخیِ رسول پر مُشْتَمِل خاکوں اور ویڈیوز کو نہ دیکھنا چاہیئے نہ ہی دوسروں کو بھیجنا چاہیئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! میں نے بھی آج تک کبھی ایسی ویڈیو نہ دیکھی ہے نہ دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ ذرا سوچیے تو سہی! اگر کوئی ہمارے باپ کے کارٹون یا ناز یبا خاکے بنائے تو کیا ہم اسے دیکھنا گوارا کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جن پر ہماری نسلیں ہمارے آباؤ اَجداد سب قربان، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گستاخانہ خاکوں پر مشتمل ویڈیو دیکھنا اور دوسروں کو بھیجنا ہمارا عشق کیوں کر گوارا کر سکتا ہے! ہم تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعریف ہی سُنتے ہیں، ذرا سی بھی کمزور بات سننے سے ہمارے کان بہرے ہیں، کیونکہ محبوب کی صرف خوبیاں دیکھی جاتی ہیں اور ہمارے محبوب تو ایسے ہیں جن میں خوبیوں کے سوا کچھ ہے ہی نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

وہ کمالِ حسنِ حُضور ہے کہ گمانِ نَقْص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص107)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت،10/373)

سوال: جب نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نام آتا ہے تو انگوٹھے کیوں چومے جاتے ہیں؟ [1]

جواب: نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام پر انگوٹھے چومنا جائز ہے اس میں کوئی حرج

1.... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت نے قائم کیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا ہی عطا کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

نہیں، خُصُوصاً اذان میں انگوٹھے چومنے کی مُختلِف روایتیں موجود ہیں۔[1] یہ ایسی بات ہے جس پر دلیل پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ جب بچے پیارے لگتے ہیں تو انہیں چوم لیا جاتا ہے، قرآن ہمیں پیارا لگتا ہے اسے چوم لیا جاتا ہے، یوں ہی ماں باپ اور عُلَما کے ہاتھ پاؤں چومے جاتے ہیں، اس وقت یہ بات ذہن میں نہیں آتی کہ اس کی کیا دلیل ہے؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام پر انگوٹھے چومنے پر شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ اس کی کیا دلیل ہے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس موضوع پر ایک رسالہ بنام "مُنِیْرُالعَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْہَامَیْنِ" لکھا ہے جس میں انگوٹھے چومنے پر کئی دَلائل موجود ہیں نیز نماز کے احکام میں ایک رسالہ بنام "فیضانِ اذان" بھی ہے جس میں انگوٹھے چومنے پر کچھ دلائل موجود ہیں۔

؎ عشق دے جھلّے اِی نمبر لے گئے   عقل مَنداں ایویں عُمراں گالیاں

یعنی جو عشق شریعت کے دائرے میں ہو ایسا عشق کرنے والے آگے نکل گئے۔ اس سے آج کل کے صوفی نُما مراد نہیں جو فقیر بن کر نشہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: "ہم پہنچے ہوئے ہیں، ہم عاشق لوگ ہیں" ایسے لوگ صرف شیطان کے عاشق ہوتے ہیں کیونکہ جو رسولُ اللہ کا عاشق ہوگا وہ کبھی بھی شریعت کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 10/ 399)

سوال: فی زمانہ بدقسمتی سے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مَعاذَ اللہ گُستاخانہ خاکے بنا کر دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی جا رہی ہے! یہ ارشاد فرمایئے کہ ہم ان خاکے بنانے والے بدبختوں کا کس طرح بائیکاٹ کریں اور ایسا کون سا عمل کریں

---

1 ... حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اذان میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نامِ نامی سنا تو اپنی شہادت کی انگلیوں کو چوما اور آنکھوں پر لگایا، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ دیکھا تو ارشاد فرمایا: جو شخص میرے اس پیارے دوست کی طرح کرے اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گی۔
(المقاصد الحسنۃ، ص390، حدیث:1021)

www.dawateislami.net

جو ہماری تَسکِین کا سامان ہو جائے ؟

جواب: مسلمان عَمَلی طور پر کمزور ہوتے جارہے ہیں اور گستاخانِ رسول نہیں چاہتے کہ مسلمان عَمَلی طور پر مضبوط ہوں لٰہذا ہمیں ان کا عَمَلی بائیکاٹ کرنا چاہیے اگر ذہن بنے تو دنیا بھر میں ”فیضانِ عشقِ رسول“ کے نام سے مساجِد بنائیں اور گستاخوں کو بتا دیں کہ تم جتنی گستاخیاں کروگے اِن شاءَ اللہ ہم اتنی زیادہ مسجدیں بنائیں گے اور انہیں آباد کر کے تمہارا عَمَلی بائیکاٹ کریں گے! نیز اگر ہو سکے تو آئندہ جو جامِعاتُ المدینہ قائم ہوں ان میں سے بعض کے نام بھی یہی رکھے جائیں چونکہ تمام جامِعات کے اگر ایک ہی نام رکھے جائیں تو فرق کرنا دشوار ہو گا لٰہذا مَجلِس نے اپنی صَواب دِید کے مُطابق بعض جامِعات کے یہ نام رکھے۔ عُموماً جب اس طرح کے دل خراش واقعات پیش آتے ہیں تو مسلمان بڑے پُر جوش اور غضبناک ہوتے ہیں، ہو سکتا ہے جوش میں آکر مسجد بنانے کی نیت بھی کر لیں لیکن بعد میں شیطان کے وسوسوں میں آکر یا طرح طرح کے حِیلے بَہانے بنا کر مَحرُوم رہ جاتے ہیں، لٰہذا نیت کرتے ہی پیسے الگ کر دیں کہ یہ مسجد کے ہو گئے، پھر جب علاقے میں مسجد بنے تو اس میں اپنا حصّہ ضرور شامل کریں۔ اللہ پاک گستاخوں کو ہدایت عطا فرمائے کہ وہ گستاخی چھوڑ کر عاشقِ رسول بن جائیں۔ یاد رہے! گستاخِ رسول کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو کیونکہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کرنے والا بھی کافر و مُرتَد ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، 2/463، حصہ:9) وہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا، اس کی دنیا و آخرت دونوں برباد ہیں۔ (ملفوظات امیر اہل سنّت، 10/405)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

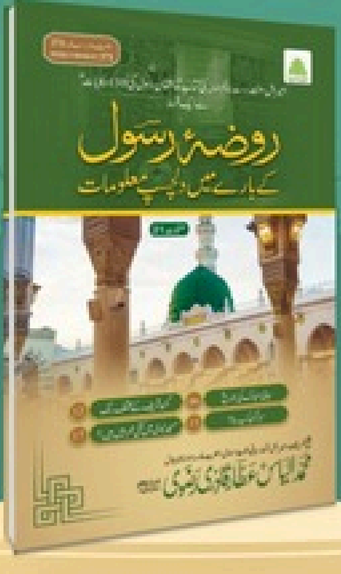

978-969-722-710-5
01082518

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net